Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ — یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۶۶ | ۷ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ، ۲۶ ہجرت ۱۳۵۶ ہش ، ۲۶ مئی ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۱۶

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ ہجرت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

دانت میں تکلیف ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

# حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رحلت پر

# صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی قراردادِ تعزیت

ہم ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم اور صدمہ کا اظہار کرتے ہیں۔ حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا کے بعد جماعت کی خواتین میں آپ کا خاص رُوحانی مقام تھا آپ سب احمدی خواتین کا مرجع تھیں۔ آپ کی جُدائی نے حضرت امّاں جانؓ کی یاد تازہ کر دی۔ آپ کی وفات ایک جماعتی صدمہ ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں اور بچپن سے ہی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے سچی رؤیا اور کشوف کا آپ کو وارث بنایا لیکن اپنی بے نفسی کے باعث بہت کم ان کا اظہار فرماتیں۔ آپ کی ذات خدا تعالیٰ کے بے شمار نشانات کی مظہر تھی۔ آپ کی وفات کے باعث جماعت ایک دُعا گو، ہمدرد و غمخوار بزرگ خاتون سے محروم ہو گئی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی طبیعت میں اعلیٰ درجہ کا ادبی ذوق بھی ودیعت فرمایا تھا چنانچہ آپ کا کلام (نظم و نثر دونوں ہی) اُردو ادب میں اعلیٰ پایہ رکھتا ہے آپ کا موضوعِ سُخن ہمیشہ اسلام اور اس کی عالمگیر تعلیمات، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے احسانات، خلفاءؓ کے کارناموں کا ذکر اور نئی نسل کی اخلاقی اور رُوحانی تربیت رہا۔ آپ کے اشعار کا مجموعہ فی الحقیقت "دُرِّ عدن" ہے اس کو پڑھ کر انسان کا دل رُوحانیت سے لبریز ہو جاتا ہے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ خدا کی یاد میں بسر ہوا۔ سخت تکلیف کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا نام ہی زیرِ لب رہا۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے ہم اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے خاندان کے جملہ افراد سے نیز خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دِلی تعزیّت کا اظہار کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ مرحومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے۔ آمین

ممبران صدر انجمن احمدیہ

پاکستان۔ ربوہ

## شکریہ احباب و درخواستِ دُعا

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

گذشتہ رات عزیزم مرزا مبشر احمد سلمہ کا فون انگلستان سے آیا ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ صحتیاب ہو کر ہسپتال سے گھر آگئے ہیں، الحمد للہ علیٰ ذالک بہت سے احبابِ جماعت اور بزرگوں نے عزیزم مبشر احمد کے لئے بڑے پیار اور محبّت سے دردِ دل سے دعائیں کی ہیں یہ عاجز ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہے، جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار سب احباب کی خدمت میں پھر عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ دعائیں فرماتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپریشن کے بعد عزیزم مبشر احمد کو اصل بیماری سے کامل شفا عطا فرمائے اور اس کے دوبارہ حملے سے محفوظ رکھے اور عزیزم کو پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ایف۔ آر۔ سی۔ ایس کے امتحان میں اپنے خاص فضل سے نمایاں کامیابی دے اور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

آپ کا بھائی

ڈاکٹر مرزا منور احمد

۲۲/۵/۷۷

## اعلانِ تعطیل

۲۷ مئی ۱۹۷۷ء بروز جمعہ یومِ خلافت کی بابرکت تقریب پر دفتر الفضل میں حسبِ سابق تعطیل رہے گی اور پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقامِ اشاعت: دفتر الفضل ، دارالصدر غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ رہجرت ۱۳۵۶ ہش

۲۶ رمئی ۱۹۷۷ء

# عبودیت کا ارفع مقام اور اس کی اصل حقیقت

اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کو اُس وقت دنیا میں مبعوث فرماتا ہے کہ جب لوگ انسانیت کے مقام سے نیچے کی طرف گرنا شروع کر دیتے ہیں حتیٰ کہ اپنی خصلتوں اور عادات و اطوار کے لحاظ سے جانوروں میں اور ان میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔ اُن کی یہ گراوٹ اور اخلاقی پستی ہی انہیں مامورین الٰہی کی مخالفت پر اکساتی ہے اور وہ ان کی مخالفت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے اور درندگی کا مظاہرہ کرنے میں ذرا بھی عار محسوس نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کی مخالفت میں درندگی کا مظاہرہ کرنے والوں کو جانور ہی نہیں بلکہ جانوروں سے بھی بدتر قرار دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اسی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِىْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَاۤ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰٮهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝" (الفرقان آیات ۴۲ تا ۴۵)

ترجمہ: اور (اے نبی!) جب وہ تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے صرف ایک ہنسی ٹھٹھے کی چیز سمجھتے ہیں (اور کہتے ہیں) کیا اللہ نے اس (جیسے) شخص کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ اگر ہم اپنے معبودوں پر قائم نہ رہتے تو یہ (شخص) تو ہمیں ان سے گمراہ کرنے ہی لگا تھا۔ اور جب یہ عذاب کو دیکھیں گے تو ان کو ضرور حقیقت معلوم ہو جائے گی کہ کون اپنے طور طریق میں زیادہ گمراہ تھا۔ (اے رسول!) کیا تو نے اس شخص کا حال بھی معلوم کر لیا ہے جس نے اپنی خواہشات نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا۔ کیا تو ایسے شخص پر نگران ہے (کہ تو اسے جبراً گمراہی سے روک دے) کیا تو سمجھتا ہے کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں؟ وہ تو صرف جانوروں کی طرح ہیں بلکہ رویہ کے لحاظ سے ان سے بھی بدتر۔

ان آیات میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کہ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ۔ اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ لوگ سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے۔ اسی لئے یہ جانوروں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں لیکن ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے ان کے جانوروں سے بھی بدتر ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے صاف اور واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ یہ لوگ ان قویٰ سے جو حق کی شناخت کے لئے انہیں عطا کئے گئے ہیں سرے سے کام لیتے ہی نہیں۔ ان کا ان قویٰ سے کام نہ لینا ہی ان کے انسانیت کے مقام سے گر کر حیوانیت کی سطح پر آ گرنے کا ایک واضح ثبوت ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

"وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝" (الاعراف آیت ۱۸۰)

ترجمہ: اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو (رحمت کے لئے) پیدا کیا ہے مگر ہوتا یہ ہے کہ ان میں سے اکثر جہنم کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ ان کے دل تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سنتے نہیں۔ وہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر۔ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ بالکل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

ان آیات سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ مامورین الٰہی کی بعثت کے وقت لوگ بالعموم انسانیت کھو کر حیوانیت اختیار کر لیتے ہیں۔ مامورین الٰہی آتے ہی اسی لئے ہیں کہ وہ لوگوں کو حیوانیت کی سطح سے اٹھا کر انسانی شرف کے بلند مقام پر از سر نو فائز کریں۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسانی شرف اور اس کے بلند مقام سے کیا مراد ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اسی امر پر بھی روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ انسانیت سے مراد عبودیت کاملہ کا ارفع مقام ہے۔ جب انسان اسی ارفع مقام سے گر جاتا ہے تو گرتے گرتے جانوروں کے زمرہ میں آ شامل ہوتا ہے۔ عبودیت کاملہ کے اسی مقام کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختصر مگر جامع انداز میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اسی مقام کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"انسان اصل میں اُنسان سے لیا گیا ہے یعنی جس میں دو حقیقی اُنس ہوں ایک اللہ تعالیٰ سے اور دوسرا بنی نوع کی ہمدردی سے۔ جب یہ دو اُنس اسی میں پیدا ہو جاویں اسی وقت انسان کہلاتا ہے اور یہی بات ہے جو انسانیت کا مغز کہلاتی ہے اور اسی مقام پر پہنچنے والا انسان اولوالالباب کہلاتا ہے جب تک یہ نہیں کچھ بھی نہیں۔ ہزار دعوے کرو دکھاؤ مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے نبیؑ اور اس کے فرشتوں کے نزدیک (ایسے تمام دعوے) ہیچ ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم ص۱۹۸)

انسانی شرف کا یہی وہ ارفع و اعلیٰ مقام ہے جس پر مامورین الٰہی اپنے زمانے کے لوگوں کو از سر نو قائم کرتے ہیں اور چونکہ اسی مقام پر از سر نو قائم ہونے کے لئے حیوانیت کی سطح تک گرے ہوئے لوگوں کو ہوائے نفس کی پیروی سے دست کش ہو کر اپنے اوپر خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود عائد کرنا پڑتی ہیں اسی لئے وہ مامورین الٰہی کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ جب تک ایک طرف انسان کو اللہ تعالیٰ سے غایت درجہ کی محبت نہ ہو اور اس کے احکام کی بجا آوری کے لئے طبیعت میں جوش نہ ہو اور دوسری طرف بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اپنی انتہا کو نہ پہنچی ہوئی ہو اور عملاً انہیں فیض پہنچانے کی تڑپ نہ ہو اس وقت تک انسان انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہوتا۔ انسانیت کا شرف حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی پر منحصر ہوتا ہے۔ مامورین الٰہی لوگوں کو ان ہر دو قسم کے حقوق کی ادائیگی کے قابل بنانے کی غرض سے ہی مبعوث ہوتے ہیں۔

فی زمانہ دنیا بھر کی اقوام بالعموم اور مغربی اقوام بالخصوص زندہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق منقطع کر لینے کے باعث انسانی شرف کے ارفع مقام سے نیچے گر چکی ہیں۔ اپنی تمام تر بے انداز مادی ترقی اور ظاہری علوم میں ایک دوسرے پر مسابقت کی فراوانی کے باوجود بے قید اور اباحتی زندگی گزارنے کے باعث وہ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ کی مصداق بنی ہوئی ہیں۔ اسی لئے دنیا میں ظلم و جور اور فساد فی الارض کی کیفیت سنگین سے سنگین تر ہوتی جا رہی ہے اور امن مفقود ہو کر رہ گیا ہے سب اقوام چھوٹی ہوں یا بڑی۔ کمزور ہوں یا طاقتور خوف کی حالت میں زندگی بسر کر رہی ہیں۔ امن و عافیت کسی کو بھی میسر نہیں ہے۔ ضرورت اسی امر کی ہے کہ انہیں اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم پر عمل پیرا کرا کے از سر نو عبودیت کے حقیقی مقام پر فائز کیا جائے تا وہ حیوانوں کے زمرہ میں سے نکل کر انسانوں کے زمرہ میں از سر نو داخل ہوں۔ اور بنی نوع انسان اس کرۂ ارضی پر امن و عافیت اور حقیقی خوشی و خوشحالی کی زندگی بسر کر سکیں۔

## لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی تعزیتی قرارداد

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا ہنگامی اجلاس مؤرخہ ۲؍ہش ۵۶ بعد نماز عصر دفتر صدر عمومی میں زیر صدارت حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ منعقد ہوا جس میں درج ذیل قرارداد تعزیت منظور کی گئی:۔

"ہم تمام صدرانِ محلہ جات ربوہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر دلی افسوس اور غم کا اظہار کرتے ہیں آپ کا وجود سلسلہ کے لئے ایک مبارک اور قیمتی وجود تھا اور آپ ایک بلند روحانی مقام رکھتی تھیں۔ آپ کی وفات سے جماعت ایک نہایت مبارک اور قیمتی وجود سے اور بے بہا برکات سے محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور اپنے قرب میں بلند سے بلند مقام عطا فرمائے۔"

صدرانِ محلہ جات ربوہ

بذریعہ صدر عمومی۔ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فنِ تجوید — اور — اُس کی تدوین

(مکرم حافظ قاری محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم اوکاڑہ)

اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن حکیم میں واضح ارشاد فرمایا ہے ورتّل القرآن ترتیلاً کہ قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر عمدگی کے ساتھ پڑھو۔ حضرت علی رضؓ نے ترتیل سے مراد تجوید ہی لیا ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں:۔

"الترتیل ھو تجوید الحروف ومعرفۃ الوقوف۔"

یعنی ترتیل جودتِ الفاظ اور معرفتِ وقوف کا نام ہے اور تجوید کہتے ہیں" اداء الحروف من مخارجھا" حروف کا ان کے مخارج سے ادا کرنا۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضؓ کے قول سے بھی پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید ترتیل یعنی تجوید کے ساتھ پڑھتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:۔

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ القرآن بالقطع ویمدّ مدًّا۔"

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید آہستہ آہستہ اور الفاظ کو علیحدہ علیحدہ کر کے تلاوت فرماتے تھے۔

اسی طرح بخاری کی حدیث ہے:۔

حدّثنا قتادۃ قال سألتُ انس بن مالک عن قرأۃ النّبی صلّی اللہ علیہ وسلم فقال کان یمدّ مدًّا۔

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدّات کو لمبا کر کے پڑھتے تھے۔

اسی طرح تاریخ القرآن کے مصنف عبد الصمد صارم لکھتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو قواعدِ تجوید کے ساتھ قرآن پڑھایا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ترتیب کے ساتھ تلاوت فرماتے تھے اور صحابہؓ پڑھتے جاتے تھے۔ گو اعراب ونقاط کا لکھنے میں رواج نہ تھا مگر پڑھنے میں تھا۔ آپؐ نے تاکید فرمائی تھی کہ اعربوا القرآن۔ امام سیوطیؒ نے لکھا ہے" ولکن ملکۃ الاعراب الموجودۃ فی نفوسھم قبل اختلاطھم بالأمم العجمیۃ" یعنی اہلِ عرب کے نفوس میں اعراب کا ملکہ تھا جو ان کو غلطی سے محفوظ رکھتا تھا جب تک وہ عجمیوں سے نہ ملے تھے۔"

یہاں سے پتہ چلتا ہے کہ ابتداءً تجوید سے متعلق قواعد کتابی صورت میں موجود نہ تھے بلکہ اہلِ عرب کو قدرتی طور پر یہ ملکہ حاصل تھا کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت تجوید سے کرتے تھے۔ ہاں جب عجمی لوگ عربوں کے ساتھ آملے تو اسوقت قواعد تجوید مرتّب کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ گو اس کی طرف توجہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں پیدا ہوئی کیونکہ حضرت عمرؓ نے قرآن مجید کی لازمی تعلیم کا حکم صادر فرمایا تھا۔ چنانچہ تاریخ القرآن میں لکھا ہے:۔

"حضرت عمرؓ نے تعلیم قرآن کے لئے مدارس قائم کئے۔ تعلیم معلّمین و متعلّمین کے لئے قواعد وضوابط بنائے، وظائف مقرر کئے ...
قرآن کی تعلیم جبری قرار دی
"فامر عمر بن الخطاب ان لا یقرأ القرآن الّا عالم بالعربیہ وامَرَ ابا الاسود فوضع النحو۔"
یعنی عمرؓ نے حکم دیا کہ قرآن کو کوئی شخص سوائے عربی کے عالم کے نہ پڑھائے اور ابو الاسودؓ کو حکم دیا کہ قواعدِ نحو وضع کرے۔"

اس اقتباس سے ایک بات تو یہ پتہ چلتی ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے تعلیمِ قرآن ضروری قرار دیدی تو لازمی بات ہے کہ سب عجمی عربی طالب علم ہوں گے اور پھر عجمی لوگ لازماً غلطیاں کرتے ہوں گے اور پھر ان غلطیوں سے بچانے کے لئے حضرت عمرؓ نے اسود دؤلی کو حکم دیا کہ وہ قواعدِ نحو وضع کریں۔ تعلیم قرآن کے نفاذ کے بعد یہ پہلو سامنے آیا کہ عجمی تو غلطیاں کرتے ہیں لہذا انہیں بچانے کے لئے انتظام کیا جائے۔ پس یہی اختلاط ہے جہاں سے فنِ تجوید نے قواعد کی شکل میں مدوّن ہونا شروع کیا۔

نحو کا مقصد یہ تھا کہ لوگ قراءتِ قرآن میں غلطیاں نہ کریں اور یہی مقصد فنّ تجوید کا بھی ہے کہ لوگوں کو غلط قرآن پڑھنے سے بچایا جائے۔ دراصل ابتداءً قواعدِ تجوید قواعدِ نحو کا ہی حصہ تھے اور پھر آہستہ آہستہ قواعدِ تجوید نے ایک علیحدہ شکل اختیار کرلی۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ فنِ تجوید کو مختلف علوم نے مل کر ایک باقاعدہ علم کی شکل میں ظاہر کیا۔ مثلاً ابھی بیان کیا گیا ہے کہ قرآن مجید صحیح پڑھا جانے کی غرض سے حضرت عمرؓ نے ابو الاسود دؤلی کو حکم دیا تھا کہ نحو کے قواعد وضع کریں تا لوگ قرآن مجید پڑھتے وقت اغلاط سے بچے رہیں اور تجوید کا مقصد بھی یہی ہے کہ قاری قرآن مجید کو صحیح تلفظ، لہجہ اور برعایتِ مخارج وصفاتِ حروف کے پڑھے۔ پس ابتداءً اس فنّ کو علمِ نحو کی شکل میں مدد ملی۔ اس کے بعد ۴۲ھ میں اعراب ونقاط کا کام ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی فنِ تجوید کو مکمل صورت میں ظاہر کرنے کی ایک کڑی تھی۔ چنانچہ اعراب ونقاط سے متعلق تاریخ القرآن میں لکھا ہے:۔

"عرب میں اعراب ونقاط کا وجود لکھنے پڑھنے میں زمانہ قدیم سے تھا۔ یہ تحقیق نہ ہو سکا کہ کتابت میں ان کو کس زمانہ میں ترک کیا گیا اور کیوں ترک کیا گیا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے پہلے لکھنے میں مطلق رواج نہ تھا، پڑھنے میں تھا۔ حضور نے بھی ارشاد فرمایا ہے:۔
عن ابی ھریرۃ قال النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم اعربوا القرآن (رواہ البیھقی وابو یعلی)
اس ارشاد سے یہ مطلب تھا کہ قرآن کو صحیح اعراب سے پڑھو، اگر تحریر کا ارشاد ہوتا تو صحابہؓ ضرور تعمیل کرتے...... خلافتِ راشدہ کے زمانہ تک قرآن میں اعراب ونقاط کا وجود نہ تھا۔ پڑھنے میں اعراب ونقاط محفوظ تھے یعنی "ش" "ش" ہی پڑھا جاتا تھا "س" "س" ہی پڑھا جاتا تھا "ظ" "ظ" ہی پڑھی جاتی تھی۔ "ط" "ط" ہی پڑھی جاتی تھی۔ "فتحہ" "فتحہ" ہی ادا کیا جاتا تھا.... کیونکہ عرب اس پر قادر تھے۔
...... اول ابو الاسود دؤلی نے ۴۲ھ کی کتابت میں حرکات کا اظہار نقاط کے ذریعہ کیا کیونکہ انہوں نے ایک شخص کو غلط قرآن پڑھتے سُنا تھا۔ امام ابو عمرو عثمان الدانی نے لکھا ہے کہ ابو الاسود نے ایک آدمی سے کہا کہ قرآن تھام لے اور ایک رنگ روشنائی کے خلاف لیا اور اس سے کہا کہ اگر میں اپنا منہ کھولوں تو حرف کے اُوپر ایک نقطہ لگانا (زبر) اور اگر منہ کو نیچے کی طرف مائل کروں تو نیچے ایک نقطہ لگانا (زیر) اور اگر اپنے منہ کو ہلا دوں تو ایک نقطہ حرف کے آگے لگانا (پیش) اور اگر ان حرکات کے ساتھ غنّہ بھی ہو تو دو نقطے لگانا۔ (تنوین)۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ امام ابو طاہر اسماعیل بن عامر بن عبد اللہ العقیلی نے لکھا ہے کہ خلیل وغیرہ علماء نے ان حرکات کو پسند کیا اور باقی علامات شدّ وغیرہ ایجاد کیں۔ ابو الاسود جعل الحرکات والتنوین یعنی ابو الاسود نے حرکات اور تنوین وغیرہ بنائے۔ ان اوّل مَن امر بہ عبد الملک بن مروان۔ یعنی خلیفہ عبد الملک بن مروان نے ۸۶ھ میں حکم دیا کہ قرآن پر نقاط لگائے جائیں۔ نقاط لگانے کا کام عبد الملک بن مروان کے عہد میں تو نہیں ہوا کیونکہ انہوں نے یہ حکم اپنی حکومت کے آخری سال میں دیا تھا۔ البتہ ان کے بیٹے ولید نے حجاج بن یوسف کو تاکید کی۔ اسی طرح لکھا ہے کہ حجاج خود بھی قادر اور ادیب تھا۔ اس نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah



مندرجہ ذیل اصحاب کی مجلس قائم کی جنہوں نے حروف شمار کئے اور ربع، نصف، ثلث وغیرہ قائم کئے۔

۱۔ امام حسن بصری ۲۔ مالک بن دینار ۳۔ ابی العالیہ الریاحی۔ ۴۔ راشد الحمادی ۵۔ ابی نصر محمد بن عاصم اللیثی ۶۔ عاصم بن میمون الجحدری ۷۔ یحییٰ بن یعمر"

اعراب و نقاط لگانے کا کام صرف ابوالاسود نے نہیں کیا بلکہ اور اصحاب بھی تھے جنہوں نے اس کام کو سرانجام دیا جیسا کہ ابھی مختلف حضرات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح یہ بھی لکھا ہے کہ ابوالاسود کے دو شاگردوں نصر بن عاصم اور یحییٰ بن یعمر نے اپنے استاد کے نقاط میں اصلاح کر کے زبر، زیر اور پیش ایجاد کئے اور نقاط سے لفظوں کا کام لیا۔ پھر تاریخ القرآن میں لکھا ہے:-

"اوّل من نقط المصاحف یحییٰ بن یعمر"

یعنی سب سے پہلے قرآن پر نقطے بھی یحییٰ بن یعمر نے لگائے"۔

"انّ ابن سیرین کان لہٗ مصحف نقطہ یحییٰ بن یعمر"

یعنی امام ابن سیرین کے پاس ایک قرآن تھا جس پر یحییٰ بن یعمر نے نقطے لگائے تھے۔

یہ کام سنہ ۸۶ھ میں یا اس سے اگلے سال ہوا۔

فن اعراب و نقاط میں خلیل بن احمد بصری کا حصہ بھی ہے چنانچہ لکھا ہے کہ خلیل بن احمد بصری سنہ ۱۷۰ھ نے ہمزہ کے لئے سرِ عین، تشدید کے لئے سرِ سین، جزم کے لئے سرِ جیم اور مد کے لئے ایک خط ایجاد کیا۔ اوّل من وضع الھمزۃ والتشدید والروم والاشمام الخلیل۔ یعنی ہمزہ، تشدید، روم اور اشمام خلیل کی ایجاد ہیں۔

اب تک اعراب و نقاط سے متعلق مختلف اصحاب کا ذکر آیا ہے ان اصحاب کا نقاط و اعراب کے علم کو ایجاد کرنا اسلئے تھا کہ لوگ قرآن مجید کی تلاوت میں غلطیوں سے بچے رہیں اور یہی مقصد فن تجوید کا بھی ہے۔ گویا اعراب و نقاط کے کام سے فن تجوید کا بھی ہے۔ گویا اعراب و نقاط کے کام سے فن تجوید کو بہت تقویت ملی۔

اعراب و نقاط کے بیان کے بعد مؤلف تاریخ القرآن نے ایک عنوان بنام رموز و اوقاف قائم کیا ہے۔ اس عنوان کے تحت لکھتے ہیں:-

"نزول وحی کے وقت جبرئیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موقع آیت پر وقوف کی ہدایت کرتے تھے۔ حضورؐ اصحابؓ کو اوقاف کی تعلیم فرماتے تھے حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مقامات کو معلوم کرتے تھے جہاں قراءت میں ٹھہرنا سزاوار ہے۔ کہاں ٹھہرنا چاہیئے اور کہاں ملا کر پڑھنا چاہیئے۔ یہ سب حضورؐ کے ارشاد سے ہے لیکن زبانی تعلیم تھی تحریر میں کوئی نشان نہ تھا۔ صحابہؓ کے عہد میں آیت کی علامت ( ۵ ) نقطے قرار پائے۔ یہ آیت کے شروع پر لگائے جاتے تھے۔ حضرت عثمانؓ کے عہد میں دس آیتوں کے بعد ۵ کا نشان لگایا گیا اور آیتوں کے آخر پر نقطے دیئے گئے۔ ابوالاسود نے آیت کا نشان ○ گول دائرہ مقرر کیا"۔

(تاریخ القرآن ص۱۳۱ مؤلفہ عبدالصمد صارم)

وضع رموز و اوقاف اس لئے تھا کہ تلاوت قرآن کرتے ہوئے معلوم ہو کہ کہاں ٹھہرنا ہے اور کہاں ملا کر پڑھنا ہے اگر ان امور کا خیال نہ رکھا جائے تو مضمونِ قرآن میں غلطی ہو جانے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ رموز و اوقاف قاری کو غلطی سے بچانے کے لئے وضع کئے گئے اور فن تجوید کا بھی یہی مقصد ہے۔ پس وضعِ رموز و اوقاف بھی علم التجوید کا ہی حصہ ہیں۔

علم نحو، اعراب و نقاط اور رموز و اوقاف کے بیان کے بعد فن تجوید کو اور زیادہ واضح کرنے کے لئے ضروری ہے کہ فن رسم الخط کو بھی کسی قدر بیان کیا جائے کیونکہ فن رسم الخط بھی فن قراءت کو اجاگر کرنے میں ممد و معاون ہے۔ چنانچہ مقدمہ ابن خلدون میں "فن رسم الخط اور فن قراءت" کے زیرِ عنوان لکھا ہے:-

"قراءت ہی کے ساتھ فن رسم الخط بھی شامل کر لیا۔ اس میں قرآن کریم کے حروف کے رسم الخط سے بحث ہوتی اور اس کی صحیح رسم الخط متعین کی گئی۔ چونکہ بعض حروف قرآن کی رسم الخط مروجہ رسم الخط سے بہت کچھ مختلف پائی گئی اسلئے اس علم کی تدوین کی ضرورت پیش آئی مثلاً "بِأَيْدٍ" میں "یا" کی زیادتی اور "لَأَاذْبَحَنَّهُ" میں "الف" کا اضافہ اور "جَزَاؤُا الظّٰلِمِيْنَ" میں "واؤ" کی کتابت کھٹکی۔ غرض اسی طرح بہت سے اختلافات دیکھے گئے لامحالہ رسم الخط کے اصول و قواعد ضبط ہوئے"۔

(مقدمہ ابن خلدون ص۴۲۶)

## رسم الخط پر چند تصانیف کے نام:-

۱۔ "ابو عمرو دانی نے مقنع نامی کتاب لکھی۔

۲۔ مقنع کے مطالب کو ابوالقاسم شاطبی نے ایک قصیدہ کی شکل میں نظم کیا۔

۳۔ پھر ابوداؤد سلیمان بن نجاح نے اپنی کتاب میں شاطبی کے قصیدہ کی وضاحت کی۔ یہ ابوداؤد مجاہد کے غلاموں میں سے تھا اور ابو عمرو دانی کا شاگرد رشید بھی تھا۔

۴۔ متاخرین میں سے خرّاز نے ایک نظم لکھی اور مقنع کے بیان کردہ اختلافات میں چند اور اختلافات کی زیادتی کی۔ مغرب میں اس نظم کو اس قدر شہرت نصیب ہوئی کہ اس کے مقابلہ میں ابوداؤد، ابی عمرو اور شاطبی کی کتابوں کو بھی پس پشت ڈال دیا گیا"۔

(مقدمہ ابن خلدون ص۴۲۶)

مندرجہ بالا کتب پر قلم اٹھانے والے حضرات کی اکثریت ایسی ہے جو خود قراء ہیں۔ پس رسم الخط سے متعلق قراء حضرات کا کتب تصنیف کرنا بھی میرے اس نظریے کو تقویت دیتا ہے کہ فن رسم الخط فن تجوید کی مدد کی غرض سے معرض وجود میں آیا اور اس طرح آہستہ آہستہ فن تجوید مختلف علوم کی مدد کے ساتھ ساتھ مختلف ادوار میں سے گزر کر بالآخر خود ایک مستقل علم کی شکل اختیار کر گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ فن تجوید میں بحث مخارج و صفات حروف سے ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دوسرے مذکورہ علوم نے بھی اسے بہت زیادہ تقویت بخش کر ایک بسیط علم کی صورت میں ظاہر کیا ہے اور یہ بات خاکسار نے مختلف علوم کی مثالوں کے ساتھ ثابت کر دی ہے کہ علم التجوید مختلف علوم کی مدد سے ایک مستقل صورت میں ظاہر ہوا۔ ......

.........!

## فن تجوید پر قلم اٹھانے والے اوّلین مصنفین

تفسیر الاتقان میں لکھا ہے:-

"واوّل من صنّف فی القرآت ابو عبیدہ قاسم بن سلام ثمّ احمد بن جبیر الکوفی ثمّ اسماعیل بن اسحاق المالکی صاحب قانون ثمّ ابو جعفر بن جریر الطبری ثمّ ابوبکر محمّد بن احمد بن عمر الداجون ثمّ ابوبکر مجاھد ثمّ قام الناس"۔

(تفسیر اتقان ص۱۵۷ مؤلفہ علامہ جلال الدین سیوطی رح)

یعنی سب سے پہلا شخص جس نے فن قراءت پر کتاب لکھی وہ ابو عبیدہ قاسم بن سلام ہے اس کے بعد دوسرے نمبر پر احمد بن جبیر الکوفی ہے اور پھر تیسرے نمبر پر اسماعیل بن اسحاق المالکی ہے اور چوتھے نمبر پر ابوجعفر بن جریر الطبری ہے اور پانچویں نمبر پر ابوبکر محمد بن احمد عمر الداجونی ہے اور پھر ابوبکر مجاہد کا نمبر آتا ہے اور اس کے بعد اور بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے اس فن پر کتب تصنیف کی ہیں۔

## قراءت متواترہ و مشہورہ پر مستند کتب

۱۔ التیسیر للدانی:-

اس کتاب کو مشہور مستشرق پرتزل نے سنہ ۱۹۳۰ء میں استنبول سے شائع کیا۔ اس میں قراء سبعہ کے مذاہب ذکر کئے گئے ہیں۔ ابو عمرو الدانی جو کہ اس کے مصنف ہیں انہوں نے اس کتاب میں ہر قاری سے دو روایتیں ذکر کی ہیں۔

۲۔ الشاطبیہ:-

یہ ایک منظومہ ہے جس کی نسبت امام ابو محمد قاسم شاطبی متوفی سنہ ۵۹۰ھ کی طرف کی گئی ہے۔ شاطبی نے اس کتاب میں التیسیر کو ۱۱۷۳ اشعار میں بصورت نظم پیش کیا ہے اور اس کا نام "حرز الامانی و وجہ التہانی فی القرآت السبع المثانی" رکھا ہے۔

۳۔ طیبۃ النشر فی القرآت العشر

یہ کتاب امام ابن الجزری کی تصنیف ہے۔ یہ نظم کی صورت میں ہے۔ اس کی طباعت کا اہتمام سنہ ۱۳۰۸ھ میں مطبع شرفیہ میں کیا گیا تھا۔ (باقی ص۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کیلئے مخلصانہ پیشکش

تحریک جدید کے معاونین خصوصی جنہوں نے امسال مالی جہاد میں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک ہزار یا اس سے زائد رقم کی قربانیاں پیش کی ہیں ان کی تازہ فہرست بغرض دعا شائع کی جاتی ہے۔ سب کے لئے دعا کی درخواست ہے:۔

(۱) مکرم ملک محمد رفیق صاحب صدر حلقہ دار الصدر غربی ربوہ — ۱۰۰۰/- روپے
(۲) مکرم لطیف۔ اے۔ اکمل صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ — ۱۰۰۰/- "
(۳) مکرم مہر منیر اختر صاحب ایڈووکیٹ خود و منجانب والدین مرحومین مقام بستی وریام ضلع جھنگ — ۱۲۰۰/- "
(۴) مکرم مہر بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ خود و منجانب والدین مرحومین مقام بستی وریام ضلع جھنگ — ۱۰۰۰/- "
(۵) مکرم رائے محمد خان صاحب معہ اہلیہ محترمہ ولیہان مقام گھوڑی والا۔ ضلع جھنگ — ۱۰۰۰/- "
(۶) مکرم چوہدری بہاول بخش صاحب چک ۱۱۲ ضلع سرگودھا — ۱۰۰۰/- "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

# انصار اللہ متوجہ ہوں

صف دوم انصار اللہ کے قواعد کی تشکیل کے وقت (جس کی تفصیل الفضل مؤرخہ ۸/۴ اور ماہنامہ "انصار اللہ" بابت ماہ شہادت/اپریل میں شائع ہو چکی ہے) نائب ناظم اعلیٰ/نائب ناظم ضلع/نائب زعیم اعلیٰ اور نائب زعیم کا عہدہ ختم ہو گیا تھا۔ کیونکہ ان نائبین کو صف دوم کے نائبین مقرر کر دیا گیا تھا مگر نائبین کی ضرورت بہر حال موجود تھی لہٰذا اس کی ضرورت و اہمیت کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے درخواست کی گئی کہ حسب سابق نائب کا الگ عہدہ قائم کر دیا جائے تو حضور نے فرمایا:۔

"ٹھیک ہے جس کے لئے عمر کی شرط نہ ہو"

مجالس اس کے مطابق عمل پیرا ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

# مرکزی سالانہ امتحانات

مرکزی امتحانات کی تاریخیں نزدیک آ رہی ہیں۔ گزارش ہے قائدین کرام پرچوں کی تعداد سے فوری طور پر مطلع کریں تاکہ ان کی مطلوبہ تعداد کے مطابق پرچے بھجوائے جائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# ضروری گزارش

مطالبات امتحانات کا سرکلر تمام مجالس کو بھجوایا گیا ہے۔ مہربانی فرما کر فوری اپنے مطالبات مرکز کو روانہ کریں تاکہ ان کے مطابق پرچے بھجوائے جائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

# عشرہ وصولی

یکم تا ۱۰ احسان/ماہ جون۔ عشرہ وصولی کو کامیاب بنانے کے لئے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ پروگرام کے تحت کام کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

# دائمی عزت حاصل کرنے کیلئے اسوۂ ابراہیمی پر عمل کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ اولاد قربان کرنے سے نسل بڑھتی ہے اور اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کی نسل بڑھے اور پھیلے اور اسے اور اس کی نسلوں کو عزت ملے تو اس کا طریق یہ ہے کہ اپنی اولاد کو دین کی راہ میں قربان کر دے یہ ایک ایسا گر ہے کہ ہمارے دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان کی نسلیں دنیا پر چھا جائیں اور ہزاروں سال تک ان کا نام عزت کے ساتھ زندہ رہے تو وہ اسوۂ ابراہیمی پر عمل پیرا ہوں اور یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کوئی رشتہ نہ تھا جو ان کو اتنی برکت دے دی۔ ہر شخص جو آپ کے نقش قدم پر چلے اور اپنے نفس اور اپنی اولاد کو خدا تعالیٰ کے رستے میں قربان کر دے۔ ان برکات سے حصہ پا سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو عطا کیں میں مستقل طور پر دعوت دیتا ہوں کہ جس طرح ہر احمدی اپنے اوپر چندہ دینا لازم کرتا ہے اسی طرح اپنے لئے لازم کرے کہ وہ کسی نہ کسی کو دین کے لئے وقف کرے گا۔"

(الفضل جلد ۳۳ نمبر ۱۳ ، ۱۰ر جنوری ۱۹۴۵ء)

(وکیل الدیوان۔ تحریک جدید)

# درخواست ہائے دعا

(۱) عاجز کی والدہ محترمہ (ہمشیرہ حضرت بابو فقیر علی صاحبؓ) بہت بیمار ہیں۔ بڑھاپے کی وجہ سے بھی کمزوری زیادہ ہے۔ کھانے پینے اور اب گفتگو کرنے میں بھی بیماری کی وجہ سے دقت محسوس ہونے لگی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(اللہ بخش ریٹائرڈ ریلوے گارڈ۔ خانیوال ہاؤس دار الصدر غربی۔ ربوہ)

(۲) والدم محترم ڈاکٹر سلطان محمد خان صاحب کے بائیں بازو کی ہڈی ایک حادثہ میں دو جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ بی۔ وی ہسپتال بہاولپور میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

(انعام رشید محمد خان۔ یو۔ بی۔ ایل غلہ منڈی حاصل پور)

(۳) خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے نیز میرے پاؤں کی ایڑی زخمی ہے جس کی وجہ سے پاؤں میں درد ہوتا ہے احباب کرام میری جملہ پریشانیوں کے دور ہونے اور صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(مقبول احمد بھٹی ۸/۵ واپڈا کالونی منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات)

(۴) میرے چھوٹے بھائی نعیم کو گلے پر پھوڑا ہے اور ہر وقت تیز بخار رہتا ہے ٭ ساتھ ہی ضعف بھی نکل آیا ہے جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ (آمین)

(زبیب احمد بھٹہ کنڈیارو ضلع نوابشاہ)

"فنِ تجوید" (بقیہ صفحہ ۴)

ابن الجزری کی تصنیف النشر یہ ایک الگ کتاب ہے۔ اس کو محمد احمد دہمان نے ۱۳۴۵ھ میں دمشق سے شائع کیا تھا۔

(۴) الدرۃ المضیہ:۔

یہ علامہ جزریؒ کی تصنیف ہے۔ یہ علامہ صاحب نے ۸۲۳ھ میں لکھی تھی اس میں ۲۴۰ اشعار ہیں۔

(۵) قصیدہ لامیہ:۔

یہ امام شاطبیؒ کا نظم کردہ رسالہ ہے اس قصیدہ کے بارے میں البلاغ میں لکھا:۔ "امام شاطبیؒ کے بعد جتنے اصحاب فن قاری مقری پیدا ہوئے ہیں کسی کے بارے میں یہ نہیں سنا گیا کہ ان کے قصیدہ لامیہ کے پڑھے بغیر فضل و کمال کے اعلیٰ مرتبہ کو پہنچا ہو"

(البلاغ نومبر ۱۹۷۳ء ج ۷ شمارہ ۹ صفحہ ۳۶)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے!
کیور ٹیو لیبسن کمپنی (جنجوعہ ڈاکٹر ابراہیم ہومیو)
ربوہ۔ فون ۹۰۶

قائدین خدام الاحمدیہ رپورٹ کارگزاری ماہ اپریل مرکز میں فوری ارسال فرمائیں
معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قیادت اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا لائحہ عمل

سالِ رواں کا لائحہ عمل قیادت اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ تمام مجالس انصار اللہ کو ارسال کر دیا گیا تھا امید کی جاتی ہے کہ زعماء کرام (زعماء اعلیٰ و زعماء انصار اللہ) نے کام شروع کر دیا ہوگا۔ ماہ جنوری و فروری کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مجالس نے اس طرف بہت کم توجہ دی ہے جن مجالس نے توجہ دی ہے انہوں نے بھی مبہم وغیر معین رپورٹ ارسال کی ہے۔ براہِ کرم رپورٹ کارگزاری میں اعداد و شمار ضرور لکھیں جس سے کام کی رفتار کا اندازہ کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ آپ کی یاددہانی کے لئے ۱۹۷۷ء کا لائحہ عمل قیادت اصلاح وارشاد درج ذیل کیا جاتا ہے اور درخواست کی جاتی ہے کہ مخلصانہ کوشش اور دعاؤں سے اس پر عمل کیا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ ہر رکن انصار اللہ کو اس امر کی تحریک کی جائے کہ وہ اپنے اہل و عیال کے عقائد کی پختگی کا اہتمام کرے اور انہیں دینی عقائد سے واقف کرانے کے ذرائع مہیا کرے۔

۲۔ ہر رکن انصار اللہ کا فرض ہے کہ مرکز کی طرف سے مہیا کردہ لٹریچر کو اپنے حلقے میں مناسب طور پر تقسیم کرے۔

۳۔ ہر رکن انصار اللہ کو تحریک کی جائے کہ وہ اپنے رشتہ داروں تک محبت و نرمی سے پیغامِ حق پہنچائے۔

۴۔ اسلامی اخلاق و آداب کی عملی تعلیم و تلقین کا اہتمام کیا جائے۔

۵۔ دورانِ سال قیادت اصلاح وارشاد کے زیرِ انتظام ہفتہ اصلاح وارشاد منایا جائے گا (انشاء اللہ)۔ مرکز اس سلسلہ میں جب ہدایت بھجوائے تو مجالس اپنے اپنے ہاں مناسب رنگ میں ہفتہ اصلاح وارشاد منائیں۔ تاریخوں اور مضامین کا تعین کرکے بعد میں اطلاع کر دی جائے گی۔

(قائد اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

## اعلاناتِ نکاح

(۱) خاکسار کے لڑکے عزیز مظفر احمد خاں بی۔اے کے نکاح کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ نسیم خانم بنت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ربوہ کے ہمراہ مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۷۷ء بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں فرمایا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(عبدالرحیم خاں کا ٹھگڑھی پنشنر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

(۲) میری بیٹی عزیزہ زاہدہ تسنیم (ایم۔ ایس سی کیمسٹری۔ بی ایڈ) کا نکاح عزیزم مقصود احمد (بی۔ ایس سی، بی ایڈ) ابن مکرم عبدالقدیر صاحب کے ہمراہ مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے احمدیہ ہال کراچی میں بتاریخ ۱۳ مئی ۱۹۷۷ء پڑھا۔ احبابِ جماعت سے اس رشتہ کے فریقین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(کلثوم بیگم اہلیہ عبدالرحیم مدہوش رحمانی (بنت محترم محمد شمس الدین صاحب بھاگٹپوری مرحوم) پیر الٰہی بخش کالونی۔ کراچی)

## ولادت

میرے برادرِ نسبتی ظفر علی زبیری ابن مکرم سید احتیاج علی صاحب زبیری ۱۱۹ ہارلے سٹریٹ راولپنڈی کو ۱۸ اپریل ۱۹۷۷ء کو اللہ تعالیٰ نے لندن میں پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کے نیک، صالح، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(مرزا عبدالسمیع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

## تبصرہ:-

# پنڈت لیکھرام پشاوری کی موت۔ صداقتِ اسلام کا ایک عظیم نشان

(مصنفہ محترم سیّد احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی)

مندرجہ بالا موضوع پر حال ہی میں محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے ایک کتابچہ تحریر فرمایا ہے جس میں آپ نے صداقتِ اسلام کے اس عظیم نشان پر نئے اور اچھوتے رنگ میں روشنی ڈالی ہے۔ پہلے آپ نے مختلف کتب کے حوالوں سے اس پیشگوئی کا پس منظر واضح کیا ہے اور پھر بتایا ہے کہ درحقیقت یہ نشان ۱۹ پیشگوئیوں پر مشتمل ہے جو کہ سب کی سب حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئیں اور ان کے پورا ہونے کا اعتراف خود مخالفینِ اسلام نے بھی کیا۔ اس سلسلے میں آپ نے آریہ سماج کی مختلف کتب کے حوالے درج کئے ہیں جن سے اس پیشگوئی کی عظمت و شان اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان اور صداقتِ اسلام کے اظہار کے لئے جو عظیم نشانات ظاہر کئے جماعت کو اور اس کی آئندہ نسلوں کو ان کا علم ہونا چاہیئے اور انہیں زیرِ مطالعہ رکھنا چاہیئے اور دوسروں تک انہیں پہنچانا چاہیئے۔ اس لحاظ سے یہ کتابچہ وقت کی اہم ضرورت کو پورا کرتا ہے احباب بکثرت اس کی اشاعت کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اسّی صفحات کا یہ کتابچہ شعبہ نشر و اشاعت نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے احباب شعبہ ہٰذا سے مفت طلب فرمائیں۔

## ضرورت میٹ (MATE)

صدر انجمن احمدیہ کے صیغہ تعمیرات میں ایک میٹ (MATE) کی اسامی کے لئے ایک دیانتدار، محنتی اور تجربہ کار کارکن کی ضرورت ہے۔ اس اسامی کے لئے کم از کم مڈل تعلیم۔ تعمیرات کا تجربہ۔ تعمیراتی سٹور کے متعلق واقفیت اور حساب کتاب رکھنے کا طریقہ آنا ضروری ہے۔ عمر کم از کم ۲۵ سال ہونی چاہیئے۔ صحت بہت اچھی ہونی چاہیئے تاکہ تعمیرات کے کام کی نگرانی اور ضروری سامان کی فراہمی میں بھاگ دوڑ کر سکے۔ درخواستیں ۶/۶ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تنخواہ کا گریڈ حسب ذیل ہوگا:-

۱۲۰-۳-۱۳۵/۴-۱۷۱ علاوہ مہنگائی الاؤنس/۳۵ روپے

(ناظم جائیداد)

## درخواستہائے دعا

(۱) برادرم ثناء اللہ صاحب تارڑ آف کوٹ تارڑ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ شافیٔ مطلق انہیں کامل صحت سے نوازے۔ آمین

(حافظ سمیع اللہ وڑائچ دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۲) خاکسار کے لڑکے عزیزم محمد مسعود اقبال بی۔ ایس سی ڈائریکٹر واپڈا ہاؤس کا اکلوتا بچہ عزیز محمد عامر خالد دیر سے بخار اور بعض دیگر عوارض کے باعث علیل چلا آرہا ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احبابِ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(غلام محمد ثالث۔ کوارٹر ۲۳ ہائیکورٹ لاہور)

## تصحیح

الفضل مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۷۷ء میں ایک اعلان بعنوان "تقریب شادی" شائع ہوا ہے اس میں میرا نام غلط شائع ہو گیا ہے میرا صحیح نام سید احتیاج علی زبیری ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

(خاکسار احتیاج علی زبیری سیکرٹری امور عامہ و زعیم انصار اللہ کیمبلپور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴